سوال

کیا اسلام میں محبت کی شادی زیادہ کامیاب ہے یا والدین کا اختیار کردہ رشتہ ؟

جواب

الحمدللہ

محبت کی شادی مختلف ہے ، اگر تو طرفین کی محبت میں اللہ تعالی کی شرعی حدود نہیں توڑی گئیں اور محبت کرنے والوں نے کسی معصیت کا ارتکاب نہیں کیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ ایسی محبت سے انجام پانے والی شادی زیادہ کامیاب ہوگی ، کیونکہ یہ دونوں کی ایک دوسرے میں رغبت کی وجہ سے انجام پائی ہے ۔

جب کسی مرد کا دل کسی لڑکی سے معلق ہو جس کا اس کا نکاح کرنا جائز ہے یا کسی لڑکی نے کسی لڑکے کو پسند کر لیا ہو تو اس کا حل شادی کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے) ۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1847) بوصیری رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح کہا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی السلسلۃ الصحیحۃ (624) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

سنن ابن ماجہ کے حاشیہ میں سندھی رحمہ اللہ تعالی کا کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

(دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے)

یہاں پر لفظ " متحابین " تثنیہ اور جمع دونوں کا احتمال رکھتا ہے ، اور معنی یہ ہوگا : اگر محبت دو کے مابین ہو تو نکاح جیسے تعلق کے علاوہ ان کے مابین کوئی اور تعلق اور دائمی قرب نہیں ہوسکتا ، اس لیے اگر اس محبت کے ساتھ ان کے مابین نکاح ہو تو یہ محبت ہر دن قوی اور زیادہ ہوگی ۔ انتھی ۔

اور اگر محبت کی شادی ایسی محبت کے نتیجہ میں انجام پائی ہو جو غیر شرعی تعلقات کی بنا پر ہو مثلا اس میں لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں ایک دوسرے سے خلوت کرتے رہیں اور بوس وکنار کریں اور اس طرح کے دوسرے حرام کام کے مرتکب ہوں ، تو یہ اس کا انجام برا ہی ہوگا اور یہ شادی زیادہ دیر نہیں چل پائے گی ۔

کیونکہ ایسی محبت کرنے والوں نے شرعی مخالفات کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی زندگی کی بنیاد ہی اس مخالفت پر رکھی ہے جس کا ان کی ازدواجی زندگی پر اثر ہوگا اور اللہ تعالی کی طرف سے برکت اور توفیق نہیں ہوگی ، کیونکہ معاصی کی وجہ سے برکت جاتی رہتی ہے ۔

اگرچہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو یہ سبز باغ دکھا رکھے ہیں کہ اس طرح کی محبت جس میں شرعی مخالفات پائی جائیں کرنے سے شادی زیادہ کامیاب اور دیرپا ثابت ہوتی ہے ۔

پھر یہ بھی ہے کہ دونوں کے مابین شادی سے قبل جو حرام تعلقات قائم تھے وہ ایک دوسرے کو شک اور شبہ میں ڈالیں گے ، تو خاوند یہ سوچے گا کہ ہوسکتا ہے جس طرح اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے تھے کسی اور سے بھی تعلقات رکھتی ہو کیونکہ ایسا اس کے ساتھ ہو چکا ہے ۔

اوراسی طرح بیوی بھی یہ سوچے اورشک کرے گی کہ جس طرح میرے ساتھ اس کے تعلقات تھے کسی اور کسی لڑکی کے ساتھ بھی ہوسکتے ہیں اورایسا اس کے ساتھ ہوچکا ہے ۔

تواس طرح خاوند اور بیوی دونوں ہی شک وشبہ اور سوء ظن میں زندگی بسر کریں گے جس کی بنا پر جلد یا دیر سے ان کے ازدواجی تعلقتا کشیدہ ہوکر رہیں گے ۔

اوریہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاونداپنی بیوی پر یہ عیب لگائے اوراسے عاردلائے اوراس پر طعن کرے کہ شادی سے قبل اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے اوراس پر راضی رہی جواس پر طعن وتشنیع اورعار کا باعث ہوگا اوراس وجہ سے ان کے مابین حسن معاشرت کی بجائے سوء معاشرت پیدا ہوگی ۔

اس لیے ہمارے خیال میں جوبھی شادی غیر شرعی تعلقات کی بنا پر انجام پائے گی وہ غالبا اورزیادہ دیر کامیاب نہیں رہے گی اوراس میں استقرار نہیں ہوسکتا ۔

اوروالدین کا اختیارکردہ رشتہ نہ توسارے کا سارا بہتر ہے اورنہ ہی مکمل طور پر برا ہے ، لیکن اگر گھر والے رشتہ اختیار کرتے ہوئے اچھے اوربہتر انداز کا مظاہرہ کریں اور عورت بھی دین اور خوبصورتی کی مالک ہو اور خاوند کی رضامندی سے یہ رشتہ طے ہوکہ وہ اس لڑکی سے رشتہ کرنا چاہے توپھر یہ امید ہے کہ یہ شادی کامیاب اوردیرپا ہوگی ۔

اوراسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو یہ اجازت دی اوروصیت کی ہے کہ اپنی ہونے والی منگیتر کو دیکھے :

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

(اسے دیکھ لوکیونکہ ایسا کرنا تم دونوں کے مابین زیادہ استقرار کا باعث بنے گا)

سنن ترمذي حديث نمبر (1087) سنن نسائی حديث نمبر (3235) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن کہا ہے ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ (ایسا کرنا تمہارے درمیان زیادہ استقرار کا باعث ہوگا) کا معنی یہ ہے کہ اس سے تمہارے درمیان محبت میں استقرار پیدا ہوگا اورزیادہ ہوگی ۔

اوراگر گھر والوں نے رشتہ اختیار کرتے وقت غلطی کی اور صحیح رشتہ اختیار نہ کیا یا پھر رشتہ اختیار کرنے میں تو اچھا کام کیا لیکن خاونداس پر رضامند نہیں تو یہ شادی بھی غالب طور پر ناکام رہے گی اوراس میں استقرار نہیں ہوگا ، کیونکہ جس کی بنیاد ہی مرغوب نہیں یعنی وہ شروع سے ہی اس میں رغبت نہیں رکھتا تو وہ چیز غالبا دیرپا ثابت نہیں گی ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

23420